دارالافتاء
جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

باسمہ تعالیٰ

محترم جناب مفتی صاحب جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال نمبر ایک: الیکشن مہم کیلئے علماء وغیر علماء کا اشتہاری پوسٹروں اور بینروں پر تصاویر لگانے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟ کیا اگر کوئی کہے کہ یہ ضرورت شدیدہ ہے جیسے پاسپورٹ، شناختی کارڈ وغیرہ کیلئے تصاویر بناتے ہیں۔ تو کیا یہ تاویل صحیح ہے؟ تو سوال یہ ہے کہ اگر کوئی بغیر تاویل کے اشتہارات پر تصاویر لگاتے ہیں تو کیا وہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہوتے ہیں یا نہیں؟ اور جو کوئی تاویل کرے تو کیا وہ گناہ کبیرہ کے وبال سے بچ جائیں گے؟ اور ضرورتِ شدیدہ کی فقہی تعریف کیا ہے؟

سوال نمبر دو: ایک جگہ نامور کھلاڑی تبلیغی بیان کیلئے آرہے تھے تو بعض احباب نے تشہیری پوسٹروں پر ان کھلاڑیوں کے تصاویر بھی لگا کر دیواروں وغیرہ پر آویزاں کر دیے تو کیا ایسا کرنا شرعاً جائز ہے کہ نہیں؟ اور اگر یہ حضرات بھی ضرورت شدیدہ کی تاویل کرے تو کیا یہ تاویل صحیح ہے کہ نہیں؟ اور اگر یہ حضرات دلیل میں "علماء کا الیکشن کیلئے اشتہاری تصاویر لگانا" پیش کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور ایسے احکام میں کیا تاویل کرنا اصل گناہ سے زیادہ بری بات ہے یا نہیں؟ جن میں تاویل کی جگہ نہ ہو؟

سوال نمبر تین: ڈیجیٹل تصاویر جائز ہے کہ نہیں؟ اور ڈیجیٹل تصاویر کا مسئلہ اجتہادی مسئلہ ہے کہ نہیں؟ مطلب جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتے ہیں تو کیا وہ گناہِ کبیرہ کے مرتکب ہو رہے ہیں؟ یا انکے پاس بھی شرعاً دلائل ہیں جسکی وجہ سے وہ معذور قرار دیے جائینگے؟ بعض حضرات جو ڈیجیٹل تصاویر کو عام تصاویر ہی قرار دیتے ہیں، انکے مطابق جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتے ہیں تو انکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ تو کیا یہ بات درست ہے کہ جو علماء ڈیجیٹل تصاویر کو مباح قرار دیتا ہے، انکے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ ہے؟ اور اگر یہ بات درست نہ ہو، تو جو حضرات انکے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہتے ہیں، تو انکا ایسا کہنا کیا ناجائز ہے اور کیا وہ گناہ کا مرتکب ہو رہے ہیں؟ یا وہ حضرات بھی تاویل اور دلائل کی وجہ سے معذور قرار دیے جائینگے؟ یہ سب سوالات بہت سے حضرات (جن میں بہت نیک دیندار بھی ہیں) کرتے ہیں تو اگر ان سب سوالات کے جوابات عنایت کیے گیے تو بندہ مشکور و ممنون ہوگا) جزاک اللہ خیرا

۲۳۷۲
دسمبر ۱۴

الجواب حامداً ومصلیاً

۲،۱ — واضح رہے کہ جو کام اسلام میں حرام ہے اس حرام کی طرف جانے کے وسیلہ پر بھی شریعت نے روک لگائی ہے اسی طرح جو کام فرض ہے اس کے وسیلہ کو بھی کار ثواب اور ضروری قرار دیا ہے۔

تصویر سازی، شخصیت پرستی اور بت پرستی کا زینہ ہے اور اسلام مسلمانوں کو نہ صرف بت پرستی بلکہ اس کے اسباب و ذرائع سے بھی باز رہنے کا حکم دیتا ہے اسی لئے اسلام میں تصویر سازی کے احکامات نہایت سخت بیان کیئے گئے ہیں، حدیث شریف میں ہے:

دار الافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

عن عبد اللہ بن مسعود - رضی اللہ عنہ - قال:
سمعت النبی - صلی اللہ علیہ وسلم - یقول: إن أشد
الناس عذابا عند اللہ المصورون۔ (صحیح مسلم ۲/۲۰۱ قدیمی)

تصویر بنانا اور بنوانا گناہ کبیرہ ہے اور حرام ہے، اور گناہ ہر حال میں گناہ ہے خواہ ساری دنیا اس میں ملوث ہو جائے جس طرح مسلمانوں کی غالب اکثریت کے نماز چھوڑنے، سرِ عام غیبت کرنے کے باوجود بھی نماز فرض ہی رہے گی اور غیبت حرام ہی رہے گی۔

نیز کسی کا شخصی عمل شرعی حجت نہیں، بلکہ حجت اللہ اور رسول اللہ - صلی اللہ علیہ وسلم - کا ارشاد ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

أطیعوا اللہ وأطیعوا الرسول۔ (النور: ۵۴)

لہذا علماء یا تبلیغی جماعت سے منسلک لوگوں کی تصاویر پر مشتمل اشتہارات وغیرہ کا ہونا تصویر کے جواز کی ہرگز دلیل نہیں، بہرحال جاندار کی تصویر حرام ہے اور قطعی حرام ہے، اس کو نہ کسی تاویل سے جائز کیا جا سکتا ہے اور نہ کسی کی کوئی تاویل اس کو حلال کر سکتی ہے۔

تاہم شریعت کا ضابطہ ہے کہ "الضرورة تبیح المحظورات" کہ ضرورت

(جاری ہے)

اور اضطرار کی بناء پر احکام میں تخفیف ہو جاتی ہے اور ممنوع چیزوں کے ساتھ وقتی طور پر مباح والا معاملہ کیا جا سکتا ہے چنانچہ ایسے شخص کو جس کی حالت یہ ہو گئی ہو کہ اگر کچھ نہ کھائے تو اس کی موت واقع ہونے کا اندیشہ ہو، اور اس کو سوائے حرام کے کچھ میسر نہ ہو تو ایسی صورت میں شریعت اسے بقدر ضرورت حرام اور مردار وغیرہ کھانے کی اجازت دیتی ہے یعنی اتنی مقدار کہ جس سے جان بچ جائے نہ کہ پیٹ بھر کر۔

لہٰذا ضرورت شدیدہ کی وجہ سے جو تصاویر بنوائی جاتی ہیں (مثلاً: شناختی کارڈ اور پاسپورٹ وغیرہ کیلئے، کہ جن میں قانونی مجبوری ہے) وہ عذر کی وجہ سے قابل معافی ہوں گی۔

اور ضرورت شدیدہ سے مراد یہ ہے کہ اضطراری حالت ہو اور ایسی مجبوری ہو کہ جس کے سامنے آدمی بے بس ہو۔

صورت مسئولہ میں مذکور کسی مجلس یا بیان وغیرہ کیلئے تصویر پر مشتمل اشتہارات، اسی طرح الیکشن کیلئے ایسے اشتہارات بنوانے میں کوئی شرعی مجبوری اور ضرورت شدیدہ نہیں لہٰذا یہ تاویل صحیح نہیں اور نہ اس سے اس طرح کے اشتہارات مباح ہوں گے، اور نہ اس طرح کی تاویل سے گناہ کبیرہ میں تخفیف ہوگی اور نہ ہی تصویر بنانے والے اس کے وبال سے بچ جائیں گے بلکہ منصوص وقطعی احکام میں اس قسم کی تاویلات بجائے خود باعث وبال ہیں۔

۳ــــ دین اسلام میں صورت گری، کسی بھی شکل میں ہو، کسی بھی طریقے سے بنائی جائے، بناوٹ کیلئے جو بھی آلہ استعمال ہو حرام ہے۔ اس تنوع واختلاف سے صورت گری اور تصویر سازی کے حکم میں کوئی فرق یا نرمی نہیں آتی۔

لہٰذا کسی بھی جاندار کی تصویر کھینچنا، بنانا یا بنوانا ناجائز اور حرام ہے خواہ اس تصویر کشی کیلئے کوئی بھی آلہ استعمال کیا جائے۔

اہل علم واہل فتوی کی بڑی تعداد کی تحقیق کے مطابق تصویر کے جواز

ـــــــــ (جاری ہے)

دارالافتاء
جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

وعدم جواز کے بارے میں ڈیجیٹل اور غیر ڈیجیٹل کی تقسیم شرعی نقطہ نظر سے ناقابل اعتبار ہے، سنجیدگی سے غور کیا جائے کہ ڈیجیٹل تصویر سابقہ عام تصویر کی ترقی یافتہ صورت ہے عام تصویر میں جاندار کی صرف ایک کیفیت دکھائی دیتی ہے جبکہ ڈیجیٹل تصویر میں اس جاندار کی تمام کیفیات محفوظ ہو جاتی ہیں اور دکھائی دیتی ہیں اور ہماری رائے بھی یہی ہے کہ یہ تصویر ہی ہیں۔

تاہم بعض حضرات "ڈیجیٹل تصویر" کو تصویر شمار نہیں کرتے، بلکہ اسے عکس قرار دیتے ہیں جسکی بناء پر وہ اسکو حرام نہیں سمجھتے، لہذا وہ اپنی رائے اور تحقیق میں معذور قرار دیئے جائیں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ نہیں کہا جائے گا۔

دار الافتاء
جامعہ علوم اسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

شرح النووی علی هامش مسلم میں ہے:

قال اصحابنا وغيرهم من العلماء: تصوير صورة الحيوان حرام شديد وهو من أكبر الكبائر لأنه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد المذكور في الحديث. وسواء صنعه بما يمتهن أو بغيره فصنعته حرام بكل حال، لأن فيه مضاهاة لخلق الله تعالى، وسواء كان في ثوب أو بساط أو درهم أو دينار أو فلس أو إناء أو حائط أو غيرها۔ (کتاب اللباس، ص ۱۹۹/۲)

شرح المجلہ میں ہے:

الضرورات تبيح المحظورات بقدر الضرورة أي أن الأشياء الممنوعة تعامل كالأشياء المباحة وقت الضرورة۔

(ص ۲۹، مادة: ۲۱)

(جاری ہے)

۲۳۴۲
تصنع/ہم

الاشباہ والنظائر میں ہے:

الضرورات تبیح المحظورات.... ومن
ثم جاز أكل الميتة وإساغة اللقمة بالخمر
والتلفظ بكلمة الكفر بالإكراه۔

(ص ۲۵۱/۱، ادارة القرآن)

شرح الحموی علی الاشباہ میں ہے:

فالضرورة، بلوغه حداً إن لم يتناول الممنوع
هلك أو قارب (الهلاك) وهذا يبيح تناول
الحرام والحاجة كالجائع لو لم يجد ما يأكله لم
يهلك غير أنه يكون في جهد ومشقة۔ وهذا
لا يبيح الحرام ويبيح الفطر في الصوم، والمنفعة
كالذي يشتهي خبز البر ولحم الغنم والطعام
والدسم، والزينة كالمشتهي بحلوى والسكر
والفضول التوسع بأكل الحرام والشبهة۔

(ص ۲۵۲/۱)

تفسیر مظہری میں ہے:

قوله تعالى: "وما آتكم الرسول فخذوه
وما نهكم عنه فانتهوا" قال القاضي
ثناء الله الفاني فتي: وهو عام في
كل ما أمر به النبي صلى الله عليه وسلم۔

(جاری ہے)

٢٣٧٢
صحيح

ونهى عنه ...... يجب عليهم ما أمرهم
الله به وأن يجعلوا اختيارهم تبعا للاختيار
الله ورسوله۔

(ص ٩٣٩/٤)

-فقط والله أعلم-

دار الإفتاء
جامعة العلوم الإسلامية
علامه بنوری ٹاؤن کراچی
پاکستان

کتبه
اسامه احمد
متخصص فقه اسلامی
جامعه علوم اسلامیه
بنوری ٹاؤن، کراچی
٨ / ٤ / ١٤٤٠ھ
١٤ / ١٢ / ٢٠١٨ء

الجواب صحیح
محمد عبدالقادر

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
[illegible]